581

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵؎
ششماہی ۸؎
سہ ماہی ۴؎۴
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

خطبہ نمبر ۱۷

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

"قادیان میں احرار تبلیغ کانفرنس" اور حکومت

سورۂ فاتحہ سے ایک اور رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ جون سنہ ۱۹۳۹ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے قادیان سے دورانِ سفر میں برابر یہ اطلاعیں ملتی رہی ہیں۔ کہ قریب ہی احرار قادیان میں ایک اور جلسہ کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ جماعت کے وہ افراد جن تک یہ خبریں پہونچ رہی ہیں ان میں ایک ہیجان اور بے چینی پیدا ہے۔

احرار کے جلسہ کے کئی پہلو

ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ جو مجھے حیرت میں ڈال رہا ہے۔ کہ چند سال پہلے یعنی قریباً چار ساڑھے چار سال قبل ۱۹۳۴ء میں بھی احرار کی طرف سے ایک جلسہ یہاں منعقد کیا گیا تھا۔ وہ جلسہ جس رنگ میں ہوا۔ اور اس کے جو نتائج پیدا ہوئے وہ گورنمنٹ کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ اور پوشیدہ نہیں ہیں کیونکہ وہ سارا معاملہ اسی کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ بلکہ جیسا کہ بعد کے واقعات سے معلوم ہوا۔

اسوقت کے ڈپٹی کمشنر کا بہت سا دخل

اس جلسہ کے انعقاد میں تھا۔ اور اسی کے اثر کے ماتحت زمین وغیرہ حاصل کی گئی تھی۔ جس وقت اس جلسہ کے انعقاد کا اعلان ہوا۔ ہم نے گورنمنٹ پر یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ یہ جلسہ تبلیغی نہیں ہے۔ بلکہ محض

جماعت احمدیہ کو مرعوب کرنیکی غرض

سے ہے۔ اور ایک سیاسی رنگ رکھتا ہے۔ اور اس جماعت کے مرکز میں جو اس کے نزدیک بہت مقدس جگہ ہے۔ باہر سے جتھوں کو لا کر ڈال دینا۔ اور مظاہرے کرنا کسی صورت میں بھی اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا مگر گورنمنٹ نے یہی جواب دیا۔ کہ یہ تبلیغی جلسہ ہے۔ اس لئے ہم اسے نہیں روک سکتے۔ لیکن جب وہ منعقد ہوا۔ تو مقامی افسروں کے اپنے رویہ سے معلوم ہو گیا کہ وہ اسے تبلیغی جلسہ قرار نہیں دیتے تھے۔ اسی لئے کہ سرکاری افسروں نے ہم سے اقرار لیا۔ کہ احمدی اس جلسہ میں نہ جائیں اور یہ ظاہر ہے۔ کہ قادیان میں اب قریباً نوے فیصدی جماعت احمدیہ کے افراد ہی آباد ہیں اور جس جگہ ایک جماعت کی کثرت ہو۔ وہاں

ایک ضروری اعلان

گذشتہ جلسہ سالانہ پر محلہ دار الرحمت کے شمال کی طرف ایک نیا محلہ کھولا گیا تھا۔ جس کا نام با امید منظوری رکھا گیا تھا۔ مگر جلسہ کی فراغت کے بعد جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے دریافت کیا گیا۔ تو حضور نے اس محلہ کا نام دار البشیر مقرر فرمایا ہے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اس محلہ کا نام دار البشیر ہوگا۔ جو دوست دار الکرم کے نام پر سندات حاصل کر چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی سندات واپس بھجوا کر نام کی درستی حاصل کر والیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپیکٹس مفت ملتے ہیں۔ — مینیجر

نہ ڈاکٹر ہے نہ حکیم

میں نہ ڈاکٹر ہوں نہ حکیم ایک معمولی ریلوے تار بابو ہوں۔ مجھے ایک مہاتما جی نے ایک نسخہ بتلایا ہے جس کے کھانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں اب نہ خضاب کی ضرورت نہ تیل کی۔ خواہ کسی وجہ سے سفید ہو گئے ہوں۔ جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک ۵ ؍ جو بکس منگوانے پر معلومات نسخہ ہمراہ پارسل مفت تاکہ آئندہ کے لئے خود تیار کر سکیں۔ جلد منگوائیے۔ ملنے کا پتہ

لیٹ تار بابو معرفت

انگلش واچ کمپنی لودیانہ

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل۔ قادیان۔

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا کہ اخبار الفضل میں پڑھا۔ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سیکھے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کرونگا کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپیہ منگوا کر استعمال کریں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر ۱۵/۱۶ سال صاحب حسن و سیرت امور خانہ داری سے واقف تعلیم یافتہ کے لئے مخلص احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام

مولوی معین الدین صاحب محاسب انجمن احمدیہ تخت گنج مردان

سنڈھ جننگ فیکٹری کنڑی سنڈھ

کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ ۳۰ جون تک میرے پاس بھیج دیں۔ یہ بھی لکھیں کہ کس قدر تنخواہ پر آسکتے ہیں۔ کنڑی سنڈھ کا کرایہ ریل دیا جائے گا۔

۱۔ انجن ڈرائیور

۲۔ اسسٹنٹ انجن ڈرائیور

۳۔ آئیل انجن کو یکصد گھوڑوں کی طاقت اور ۱۵ گھوڑوں کی طاقت والے بلاک سٹون ڈیزل آئیل انجنوں پر کام کرنے کا اچھا تجربہ ہو۔ اور ضروری مرمت بھی کر سکیں۔ اور اس کے ساتھ بجلی کا ڈائنمو اور پانی کے پمپ کی نگرانی بھی کر سکیں۔

۴۔ اکاؤنٹنٹ۔ جو انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکے۔ انگریزی اور اردو میں اچھی طرح سے خط و کتابت کر سکے۔ اور ٹائپ رائیٹر پر کام کرنا جانتا ہو۔ اور پانچ ہزار روپے کی شخصی یا نقد ضمانت دے سکے

۵۔ سٹور کیپر

سید عبد الحی مینیجر فیکٹری حال کمرشیل ہاؤس منصوری

کراؤن بس سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوالشافی

تریاق چشم (ممیرہ والا) رجسٹرڈ

سرکاری اعلیٰ افسران سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سندات متعلقہ تریاق چشم غلط ثابت کرنیوالیکو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لنڈن کے سند یافتہ سرکاری اعلےٰ افسر یعنی

لفٹنٹ کرنل ایس ایم فاروقی۔ ایم۔ ڈی آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی

سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں۔ (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور ککرے کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریق کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔"

۲۔ جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر

کیمبلپور۔ (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے اشخاص یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

۳۔ جناب ڈاکٹر دھنپت رائے صاحب ورما۔ ایل۔ ایم ایس۔ ایل

ایم (ڈبلن) ایف۔ آر۔ آئی۔ پی۔ ایچ (لنڈن) پی سی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن صاحب بہادر گڑگاؤں تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کا تریاق چشم اپنے ایک عزیز پر استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے کافی تسلی بخش فائدہ ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی ادھ تولہ سرمہ بذریعہ وی پی۔ پارسل ارسال کریں۔

۴۔ جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

اسسٹنٹ سرجن جنہوں نے حال ہی میں ریڈیو لوجی اور ایم۔ آر۔ سی۔ پی کی ڈگریاں لنڈن سے حاصل کی ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

کئی دن سے ارادہ تھا۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ مگر رسول سے تبادلہ کی وجہ سے کئی دن ادھر ادھر پھرنا پڑا۔ اور اطمینان سے بیٹھ کر خط لکھنے کا موقعہ ملا۔ میں نے آپ کا ارسال کردہ تریاق چشم رسول ہسپتال میں بہت سے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ واقعی بہت مفید ہے۔ خصوصاً سرخی اور آنکھوں کی جلن دور کرنے میں بہت زود اثر ہے۔ اتنے تھوڑے تجربہ سے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ کی دوائی ککروں کو جڑ سے دور کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ یا نہیں اور اگر رکھتی ہے۔ تو کتنے عرصہ کے استعمال کے بعد۔ مگر یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ کہ جو مریض ککروں کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہو۔ آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی ہوں۔ پانی بہتا ہو۔ اور جلن اور سوزش ہو۔ اس کو آپ کی دوائی (تریاق چشم) کے ایک دو دن کے استعمال سے کافی فائدہ محسوس ہوگا۔

۵۔ جناب ڈاکٹر سید طفیل حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم ایس۔ پی

سی۔ ایم۔ ایس بیرون بھاٹی دروازہ لاہور (جو گورنمنٹ کے محکمہ میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب بھی ہیں۔) تحریر فرماتے ہیں۔ "تریاق چشم" تیار کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات ایک خاکی رنگ کا پوڈر ہے۔ جو امراض چشم کے لئے خصوصاً ککروں کے لئے نہایت زود اثر اور مفید ہے۔ لفٹنٹ کرنل ایس ایم اے فاروقی۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی سپرنٹنڈنٹ سول سرجن صاحبان۔ اسسٹنٹ سرجن صاحبان انچارج ڈسپنسریاں اضلاع مختلفہ نیز کالج کے پروفیسران وانسپکٹر صاحبان محکمہ تعلیم وکلاء و جج صاحبان اور دیگر معززین اخبارات نے بھی اس کو آزمایا ہے۔ اور مفصلہ ذیل امراض چشم۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ سرخی پلکوں کا گر جانا۔ وغیرہ وغیرہ میں مفید پا کر سرٹیفکیٹ مرزا صاحب موصوف کو دیئے ہیں۔ ہم نے ان سندات کو دیکھ کر اپنے مریضان چشم پر بطور آزمائش اس کو استعمال کیا اور اس کو امراض مذکورہ بالا میں نہایت مفید پایا۔ ذاتی طور پر ہم نے اس کو بجائے بورک ایسڈ کے اپنی آنکھوں میں استعمال کیا۔ جس سے ہم کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ آنکھیں جو کثرت کام کی وجہ سے بھاری رہتی تھیں۔ اس کے استعمال سے بالکل ہلکی اور صاف ہو جاتی ہیں شیر خوار بچوں کی آنکھوں کے لئے بھی بالکل بے ضرر ہے۔ اس کے اجزاء بیضرر ہیں۔ اور اس کو بڑی محنت سے نفیس طور پر تیار کیا گیا ہے۔ جس کے لئے مرزا صاحب مستحق مبارکباد ہیں ہم یہ سرٹیفکیٹ بخوشی خود مخلوق خدا کی بہتری کے لئے مرزا صاحب موصوف کو دیتے ہیں۔ اور سفارش کرتے ہیں۔ کہ یہ سرمہ ہر گھر میں رہنا چاہیئے۔ اور آنکھوں کی تکلیف کے شروع ہی میں استعمال سے خطرناک امراض چشم کے حملہ سے بچاؤ ہو جائے گا۔ ہماری رائے میں اس کا ہر ایک گھر میں ہونا لازمی ہے۔

۶ جناب ڈاکٹر پنڈت اودھو رام صاحب پی سی۔ ایم۔ ایس۔ جو آج کل قائمقام میڈیکل اگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور و صوبہ سرحد ہیں نے بھی بذات خود اپنے خاندانی بچوں پر آزمائش کے بعد اظہار مسرت فرمایا ہے۔ چونکہ بموجب قانون ان کے لئے سرٹیفکیٹ تصدیق لکھنا ممنوع ہے۔ اس لئے جو صاحب اپنی مزید تسلی کرنی چاہیں۔ وہ ان سے براہ راست تریاق چشم کے موثر ہونے کے متعلق دریافت فرما سکتے ہیں۔

نوٹ ۱۔ موتیابند کے لئے مفید نہیں۔ ۲۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ محصولڈاک و پیکنگ موازی ۸ / بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات۔ پنجاب۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈرڈ ۱۳ جون - جنرل فرینکو نے آٹھ سو سوشلسٹوں کو گولی سے اڑائے جانے کی سزا دی ہے - ان پر الزام یہ ہے - کہ وہ لوگوں کو میڈرڈ کی پریڈ میں شریک نہ ہونے کی تلقین کرتے تھے - اسی طرح اس نے ایک کیمپ میں بارہ ہزار اشخاص کو نظر بند کر رکھا ہے - کیونکہ وہ اس پریڈ کے مخالف تھے - اور خفیہ پولیس نے اس کی رپورٹ کی تھی -

لنڈن ۱۳ جون - ہسپانوی اخبار ملک کو اٹلی اور جرمنی کے ساتھ فوجی معاہدہ کے لئے تیار کر رہے ہیں اور اس طرح امید ہے - کہ سپین بھی ڈکٹیٹروں کے محاذ میں شامل ہو جائیگا

لنڈن ۱۳ جون - برطانوی انجنیئروں نے سمندر میں آبدوز کشتیوں کی موجودگی کا علم حاصل کرنے کے لئے ایک نیا جہاز ایجاد کیا ہے - جسے "ڈنگیسٹر" کہا جاتا ہے - یہ ایجاد برطانوی بیڑے کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دے گی - گورنمنٹ نے اس قسم کے بیس جہاز تیار کئے جانے کا آرڈر دے دیا ہے -

امرتسر ۱۳ جون - بھنگیوں کی ہڑتال بدستور ہے - شہر میں غلاظت نے ناک میں دم کر رکھا ہے - بلدیہ نے باہر سے بعض بھنگیوں کو بلایا ہے - نیز چھ سو کے قریب مقامی بھنگی بھی کام پر آ گئے ہیں - جن سے پولیس کی حفاظت میں صفائی کرائی گئی - انہیں کام سے روکنے کے لئے ہڑتالیوں نے مظاہرہ اور پکٹنگ کیا - اس لئے پولیس نے دو سو کے قریب گرفتاریاں کیں - شہر کے لوگ خود بھی صفائی کر رہے ہیں -

ہوشیارپور ۱۳ جون - ایک قریبی موضع میں ایک حقہ کی چلم سے آگ اڑ کر مکان کو لگی - اور چونکہ آندھی چل رہی تھی - قریباً ڈیڑھ سو مکان جل کر راکھ ہو گئے - نقصان کا اندازہ تین لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے -

راولپنڈی ۱۳ جون - گزشتہ شب یہاں راجہ بازار میں آگ لگ گئی جس سے چھ دکانیں کلیتہً تباہ ہو گئیں نقصان کا اندازہ ساٹھ ہزار کا کیا جاتا ہے -

بنوں ۱۳ جون - ایک سو قبائلیوں کے ایک گروہ نے جو برطانوی فوجی افسروں جیسی وردیاں پہنے ہوئے تھا - اور بعض نے ہیٹ بھی سروں پر پہنے ہوئے تھے - ایک میل کے فاصلہ پر واقع ملٹری گراس فارم کو آگ لگا دی - اور ہوائی بھی فائر کئے - لیکن نصف گھنٹہ کے بعد ہی فرار ہو گئے -

کراچی ۱۳ جون - بہار گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ ۳۳-۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں کانگرس اور کانگریسیوں کی جو جائدادیں اور رقوم ضبط کی گئی تھیں - وہ واپس کر دی جائیں -

ٹل ۱۳ جون - محسود وں اور مداخیل قبائل نے علاقہ میں سخت اودھم مچا رکھا ہے - ایک شب سکاؤٹ چوکی پر انہوں نے فائر کئے - پھر ایک بار سکاؤٹ دستہ سے ان کا تصادم بھی ہوا -

دارجیلنگ ۱۳ جون - وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے - کہ حکومت نے ملازمتوں کا جو تناسب مقرر کیا ہے وہ بہت سوچ بچار کے بعد مقرر کیا گیا ہے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنا نقطۂ نگاہ وسیع کریں - اور صبر و خاموشی کے ساتھ حالات کا مشاہدہ کریں - اور فراخ دلی سے مسلمانوں کو ملازمتوں میں حصہ دیں -

کراچی ۱۳ جون - بہار گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ سکرٹریٹ میں اپر ڈویژن کے لئے ڈائرکٹ بھرتی کا سلسلہ بند کر دیا جائے - اور آئندہ لوئر ڈویژن سے ترقی دے کر یہ اسامیاں پُر کی جائیں -

لکھنؤ ۱۳ جون - حکومت یو-پی نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اس بات کی تردید کی ہے - کہ مسٹر بوس کی اناؤ میں آمد پر خفیہ پولیس ان کی نگرانی کرتی رہی -

لاہور ۱۳ جون - سوشلسٹ سکھوں نے فیصلہ کیا ہے - کہ مسٹر بوس کی پنجاب میں آمد کے موقعہ پر دربار صاحب امرتسر و ڈیرہ صاحب لاہور کی طرف سے سرو پا پیش کیا جائے - کئی لیبر اداروں ایڈریس پیش کریں گے - استقبال کی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں -

لنڈن ۱۳ جون - اخبار ٹریبیون کی اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے پریوی کونسل نے یہ قرار دیا ہے - کہ یہ چونکہ خیراتی ادارہ ہے - اس لئے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہونا چاہیئے - اپیل کے اخراجات بھی فریق ثانی پر ڈال دیئے ہیں - اس سے اخبار مذکور کو ایک لاکھ روپیہ بچ گیا - اور ہر سال بیس ہزار کی بچت ہو گی

شملہ ۱۳ جون - اخراجات میں تخفیف کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اس نے آمدنی کے ذرائع پر غور کرتے ہوئے تجویز کیا ہے - کہ پنجاب کے دکانداروں پر سیلز ٹیکس لگایا جائے اسی طرح پروفیشنل ٹیکس کے نفاذ پر بھی غور کیا گیا - لیکن ابھی تک قطعی فیصلہ نہیں ہوا -

بہاولپور ۱۳ جون - معلوم ہوا ہے - کہ نواب صاحب نے بعض ذمہ دار افسروں کی علیحدگی کے احکام جاری کر دیئے ہیں - جن میں پبلسٹی افسر میر منشی وزیر الوزراء اور بعض دوسرے افسر شامل ہیں - عنقریب ایک کمشنر کے بھی علیحدہ کئے جانے کی افواہ ہے -

دہلی ۱۳ جون - ایک گاڑی کے تیسرے درجہ کے ڈبہ میں سے تین بچے جو دروازے کے پاس ہی بیٹھے تھے گر گئے - ماں نے زنجیر کھینچی مگر وہ ٹوٹ گئی - اور گاڑی نہ رک سکی - اس پر ماں نے بھی باہر چھلانگ لگا دی - اگلے سٹیشن پر اطلاع ہوئی - تو ایک انجن میں ڈاکٹر کو بھیجا گیا - اور چاروں کو لا کر ہسپتال میں داخل کیا گیا - دو بچوں اور ماں کی حالت بہت نازک ہے - سب سے چھوٹا بچہ درست ہے

روم ۱۳ جون - جنرل فرینکو کا بہنوئی اور سپین کا وزیر داخلہ آج کل یہاں آیا ہوا ہے - تا اٹلی کے ساتھ سیاسی تجارتی اور اقتصادی معاہدات کرے اٹلی میں یہ زبردست افواہ ہے کہ مسولینی فرینکو کی جگہ اسے لیڈر بنانا چاہتا ہے کیونکہ وہ جنرل فرینکو کی نسبت مسولینی کا زیادہ حامی ہے

پونا ۱۳ جون - اخبار کیسری کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے - کہ مسٹر چیمبرلین اس سال کے آخر میں سیاسیات سے ریٹائر ہو جائیں گے اور ان کی جگہ لارڈ ہیلی فیکس - سر جان سائمن سر سیموئیل ہور اور مسٹر ایڈن میں سے کسی کو دی جائے گی -

سکھر ۱۳ جون - ایک کانگرسی ہندو اور اس کی لڑکی نے اکٹھے میٹرک کا امتحان دیا تھا - لڑکی تو کامیاب ہو گئی مگر والد ماجد فیل ہو گئے -

لنڈن ۱۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے یہودی لیڈروں نے حکومت برطانیہ کو لکھا ہے - کہ اگر فلسطین کو بیت الیہود بنا دیا جائے - تو وہ وہاں اس کا قبضہ قائم رکھنے کے لئے ۲۵ لاکھ یہودیوں کی ایک فوج قائم کر کے اس کے سپرد کر دیں گے -

لائلپور ۱۳ جون - آج یہاں گندم درجہ اول -/۵/۲ اور دوم ۲/۳/۱ ہے - نخود -/-/۳ توریہ ۵/۶/۴ گھی -/۴/۳۸ بنولہ خالص -/۴/۲ گڑ ۷/۸/۴ اور شکر -/۴/۸ سے -/-/۹ تک ہے اوکاڑہ منڈی میں گندم ۲/۹/۲ ہے ہاپوڑ میں گندم -/۹/۲ ہے - قصور میں روئی چونکہ جو ڈالی ۳/۳/۸ ہے - امرتسر میں سونا -/۱/۳۸ اور چاندی -/۸/۵۲ ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

تبلیغ کی غرض

صرف یہی ہوسکتی ہے۔ کہ دوسرے کو اپنے خیالات پیش کرکے اپنا ہم خیال بنایا جائے۔ لیکن جن لوگوں کو جلسہ کرنے والے تبلیغ کرسکتے تھے ان کو افسروں نے وہاں جانے سے روک دیا۔ پس اس جلسہ کو تبلیغی جلسہ قرار دینا محض عناد اور ضد تھا۔ اس معاملہ میں اتنا تعہد کیا گیا کہ سکوہا کا ایک احمدی جو راستہ پر سے گزر کر اپنے گاؤں کو جارہا تھا اسے پولیس کے آدمی گرفتار کرکے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس لے گئے۔ کہ یہ احمدی اس رستہ سے گزر رہا تھا جس کے قریب احرار جلسہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ رستوں پر گزرنا کوئی جرم نہیں خصوصاً جن کا رستہ وہی ہو پھر اس جلسہ کے دوران میں اس قدر سختی کی گئی۔ کہ حکم دے دیا گیا کہ احمدی اپنا لٹریچر ان دنوں میں تقسیم نہ کریں۔ اور اسے اس انتہا تک پہونچایا گیا۔ کہ ایک تھانیدار نے خود پہرہ داروں کے داروغہ کو بھیجکر بعض ٹریکٹ منگوائے۔ چونکہ کہا گیا تھا کہ پولیس مانگتی ہے اس نے دیدیئے جس پر وہ ٹریکٹ سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش کئے گئے۔ کہ دیکھئے یہ ٹریکٹ احمدی تقسیم کرتے ہیں۔ اور جب ان کو اصل حقیقت بتائی گئی تو اسے سنکر بھی انہوں نے یہ کہا کہ خواہ پولیس والے مانگنے آئے تھے انہیں یہ ٹریکٹ نہیں دینے چاہیئے تھے۔ اس کے بعد

گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا

اور اس بارہ میں حکومت کو جو رویہ اختیار کرنا پڑا۔ اس سے بھی ثابت ہوگیا۔ کہ ان کے نزدیک یہ جلسہ تبلیغی نہیں تھا۔ بلکہ محض فتنہ وفساد کی غرض سے تھا۔ مگر اس کے انعقاد سے قبل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیشہ یہی کہا جاتا رہا۔ کہ یہ تبلیغی جلسہ ہے ہم اسے کس طرح روک سکتے ہیں لیکن

بعد میں

سر ایمرسن گورنر پنجاب

خود مان گئے۔ کہ یہ تبلیغی جلسہ نہیں تھا اور کہ آئندہ ایسا جلسہ نہیں ہوگا۔ گویا گورنمنٹ کے نقطۂ نگاہ سے سب سے بڑا افسر یعنی گورنر خود اقرار کرچکا ہے کہ یہ جلسہ تبلیغی نہیں تھا۔ اور کہ آئندہ ایسا جلسہ قادیان میں ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اب اگر باوجود اس اقرار کے ایسا جلسہ ہو تو اس سے سمجھا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے

کسی بڑے سے بڑے افسر کی زبان

کا بھی کوئی اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہا جاسکتا ہے کہ سر ایمرسن آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن یہ سوال تو ہر گورنر کے متعلق ہوسکتا ہے۔ موجودہ گورنر بھی آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کرسکتے۔ اور ان کے بعد آنے والا بھی اگر اس عذر کو درست تسلیم کیا جائے تو آئندہ کسی کو سرکاری حکام سے بات چیت کرتے وقت یقین نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ جو بات کر رہا ہے اس کا کوئی مفید نتیجہ نکلے گا اور لوگ

گورنر جیسے جلیل القدر عہدہ پر فائز حاکم

کے متعلق بھی مجبور ہوں گے۔ کہ ان کے وعدہ کو بھی تسلیم نہ کریں۔ کیونکہ خوف ہوگا۔ کہ دوسرا گورنر بلا حالات کی تبدیلی کے پہلے گورنر کی بات کو رد کردے گا۔ پس اگر اس جلسہ کی اجازت دے دی گئی تو ہم جن کے ساتھ یہ گفتگوئیں ہوئیں مجبور ہوں گے یہ کہنے پر کہ پنجاب میں گورنمنٹ برطانیہ کے سب سے بڑے نمائندہ نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا اسے موجودہ گورنمنٹ نے توڑ دیا ہے۔

دوسرا نقطۂ نگاہ جو ہے وہ تبلیغی ہے سوال یہ ہے کہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جون ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ آج بھی حضور کو حرارت کی شکایت رہی احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ نزلہ اور سر درد علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مولوی دل محمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب کو قادیا راجپوتاں کے ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یہ جلسہ تبلیغ کے لئے کیا گیا

جیسا کہ احراری اعلان کرتے ہیں۔ اگر یہ واقعی تبلیغی ہے تو پھر اس میں شمولیت سے ہمیں نہیں روکا جاسکتا۔ یہ عجیب دوغلی بات ہے کہ ایک طرف تو کہتے ہیں احمدی یہاں نہ آئیں۔ اور دوسری طرف یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے قادیان کو فتح کرلیا ہے جسکو مرعوب کرنے یا تبلیغ کرنے کے لئے یہاں جلسہ کیا جاتا ہے۔ ان کو تو روک دیا جاتا ہے کہ وہاں نہ جائیں اور پھر ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ احمدی مقابلہ پر نہیں آئے۔ ایسی صورت میں یہ ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ ہمیں شمولیت سے روکا جائے۔ اور پھر

اگر کوئی ہمیں چیلنج دے

تو ہرگز کسی کا حق نہیں ہوگا کہ ہمیں اس کے قبول کرنے سے روکے۔ اگر کوئی لیکچرار ہمیں کوئی چیلنج دے گا تو ہمارا حق ہوگا کہ کھڑے ہوکر اسے قبول کریں اور اس کا جواب دیں۔ اگر گورنمنٹ اس میں دخل دے گی۔ اور ہمیں روکے گی تو آج اپنی طاقت سے وہ بے شک ہمیں روک دے۔ لیکن تاریخ ضرور اس بات کو محفوظ کرے گی۔ کہ

اس زمانہ کے افسر دیانت دار نہیں تھے

اور حکومت کا نظام صحیح طور پر چلانے والے نہیں تھے۔ کمزور کو زور سے چپ کرالینا اور بات ہے مگر انصاف اور ہے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ ایک بھیڑیا کسی نالے پر پانی پی رہا تھا۔ اور کچھ فاصلہ پر کوئی بکری بھی پانی پی رہی تھی۔ بھیڑیے نے چاہا کہ اسے کھا جائے اور اس کے لئے اس نے کوئی بہانہ تلاش کرنا چاہا۔ وہ اوپر کی طرف تھا اور بکری نیچے کی طرف۔ آخر اسے اور کوئی بہانہ نہ ملا تو اس نے بکری سے ڈانٹ کر کہا کہ ہمارا پینے کا پانی کیوں گدلا کر رہی ہو بکری نے عاجزی سے جواب دیا کہ میں تو نیچے کی طرف ہوں آپکے ذریعہ گدلا ہوکر پانی میری طرف آرہا ہے نہ کہ میری طرف سے گدلا ہوکر آپکی طرف جارہا ہے اس پر بھیڑیئے کو اور تو کوئی بہانہ نہ سوجھا۔ اس نے کہا کہ گستاخ بے حیا سامنے بولتی ہے اور اسے چیر پھاڑ کر کھا گیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ گورنمنٹ کے پاس فوج ہے پولیس ہے مجسٹریٹ ہیں جیل خانے ہیں وہ جسے چاہے پکڑ کر قید کرسکتی ہے۔ مگر جس چیز پر اس کا قبضہ نہیں

وہ

بے انصافی کو انصاف قرار دینا

ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ دُنیا میں گزرے ہیں۔ ہمارے وزراء اور افسروں سے بہت بڑے۔ لیکن آج تاریخ ان کے کاموں پر سختی سے فیصلہ لکھ رہی ہے۔ سکولوں کے مدرس اور کالجوں کے پروفیسر کس طرح دیدہ دلیری سے آج اورنگ زیب پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اتنا بڑا بادشاہ تھا۔ کہ ان مصنفوں کی حیثیت اس کے مقابلہ میں ایسی بھی نہیں جیسی کہ ایک نمبردار کے مقابلہ میں چوہڑے کی ہوتی ہے۔ مگر وہ زمانہ گزر گیا۔ اور بعد میں آنے والوں میں سے بعض نے اس کے افعال کو ظالمانہ اور بعض نے منصفانہ کہا اس پر بہت بحثیں ہوئیں۔ اور آج ہندو مؤرخ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اورنگ زیب پر جو الزام لگائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر غلط ہیں مگر بعض بادشاہوں کے متعلق تحقیقات صحیح تھی۔ اور اس بات کو دُنیا نے آہستہ آہستہ تسلیم کر لیا۔ اور آج روم کے بادشاہ نیرو اور ہلاکو خان کو ظالم قرار دیا جا رہا ہے۔ وہ ایک دو افراد تھے۔ مگر ان کی وجہ سے ساری قوم بدنام ہوئی۔

پس انصاف کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ اگر جلسہ ہو۔ اور خالص تبلیغی ہو۔ تو احمدیوں کو ایسے تبلیغی جلسہ میں جانے سے نہ روکا جائے۔ اور اگر کوئی ہمیں چیلنج دے۔ تو احمدی اسے قبول کریں۔ اور حکومت کی طرف سے انہیں اسے قبول کرنے سے ہرگز نہ روکا جائے۔ لیکن اگر روکا گیا جیسا کہ پچھلی مرتبہ کیا گیا تھا۔ تو ایسا کرنے والے

تاریخی طور پر ظالم

قرار پائیں گے۔ اور ان کا اس وقت کا زور اور طاقت ان کی قوم کو بدنامی سے نہ بچا سکے گی۔ اس زمانہ میں جب پہلی دفعہ یہاں جلسہ ہوا۔ جو ڈپٹی کمشنر تھا۔ حکومت اس کی ہر بات کی تصدیق کرتی تھی۔ اور ہر موقعہ پر یہی جواب دیتی تھی۔ کہ ہمارا مقامی افسر یوں کہتا ہوں۔ مگر تھوڑے دنوں کے بعد اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ وہ غلطی پر تھی۔ میں شملہ میں تھا۔ کہ مجھے گورنر کی چِٹھی ملی۔ کہ میں آپ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے ملیں۔ میں ملا۔ اور

متواتر چار گھنٹہ گفتگو

ہوئی۔ مجھے انہوں نے کہا۔ کہ آپ ناراض کیوں ہیں؟ اور کس سے آپ کو شکایت ہے۔ میں نے کہا کہ پہلے تو آپ سے شکایت ہے۔ انہیں یہ امید نہ تھی۔ کہ میں کہوں گا۔ آپ سے شکایت ہے۔ اس کے بعد گفتگو ہوتی رہی۔ اور جب ہوتے ہوتے میں نے ڈپٹی کمشنر کے متعلق واقعات پیش کئے۔ تو کئی جگہ انہیں تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس نے غلطی کی ہے۔ میں نے کہا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ پہلے تو آپ اس کی ہر بات تسلیم کرتے گئے۔ اور اب مانتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ اسے غلط فہمی ہو گئی۔ اور بعض دفعہ حکومت بالا نے اسے مجبور کر دیا۔ اڑھائی سال کے بعد اس ضلع میں

ایک اور ڈپٹی کمشنر مسٹر انز

آئے۔ ان کی یہ خواہش تھی۔ کہ میں گورنمنٹ سے جماعت احمدیہ کی صلح کراؤں۔ وہ قادیان میں آئے اور مجھ سے ملے۔ بڑی لمبی چوڑی گفتگو ہوئی۔ اور بعض باتیں ان سے طے ہوئیں۔ مثلاً ایک یہ کہ وہ پرانا ریکارڈ نکال کر دیکھیں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ جماعت احمدیہ کی غلطی تھی۔ یا حکام ضلع کی انہوں نے پہلے تو کہا تھا۔ کہ یہ اتنا بڑا طومار ہے۔ کہ اس کا پڑھنا مشکل ہے۔ مگر جب میں نے کہا۔ کہ بہرحال آپ اسے دیکھیں۔ اور ان واقعات کے متعلق اپنی رائے قائم کریں۔ اس کے بغیر ہماری تسلی نہیں ہو سکتی۔ تو انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ آہستہ آہستہ وہ ان مسلوں کو پڑھیں گے۔ بعض حالات کی وجہ سے ان کو جلد یہ ضلع چھوڑنا پڑا۔ مگر ہمارے ایک ذمہ وار افسر ان کے جانے سے پہلے جب ان سے ملے۔ تو انہوں نے ان سے کہا۔ کہ میں نے اس وقت تک تین چار کیس پڑھے ہیں۔ ان کے متعلق میری رائے یہی ہے۔ کہ اس وقت کے

ڈپٹی کمشنر کی غلطی

تھی۔ اور آپ حق پر تھے۔ افسوس ہے کہ وہ زیادہ دیر اس ضلع میں نہ ٹھہر سکے ورنہ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں باقی کاغذات بھی پڑھ کر اپنی رائے دوں گا۔ تو سرکاری حکام نے ہی بعد میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر کی تردید کی۔ مگر اس زمانہ میں حکومت اس کی ہر بات کو صحیح تسلیم کرتی تھی۔ اس قسم کی غلطی کی ایک اور موٹی مثال ہے اس وقت کی پنجاب گورنمنٹ کے بعض افسروں نے یہ مشہور کر دیا تھا۔ کہ احمدی فساد کرتے ہیں۔ مگر جب گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ احمدیوں پر یہ الزام کس بنا پر لگایا جاتا ہے۔ تو انہوں نے نہایت صفائی کے ساتھ جواب دیا۔ کہ نہیں۔ ہم تو احمدیوں کو بڑا وفادار سمجھتے ہیں۔ اور وہ جو کہتے تھے۔ کہ ہم احمدیوں کو فسادی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ہی جب یہ کہا۔ کہ ہم تو انہیں بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ تو ہم نے اپنے دل میں کہا۔ کہ یہ

بڑے جھوٹے آدمی

ہیں۔ اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کا مخفی سرکلر جو جاری ہوا تھا اس وقت کے گورنر سر ایمرسن صاحب نے مجھ سے بھی کہا۔ اور دوسرے سلسلہ کے نمائندوں سے بھی کہا۔ کہ اس کا انہیں کوئی علم نہیں۔ اور میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ کہ ان کی بات کو غلط قرار دوں۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ سرکلر کسی ماتحت افسر کا تھا۔ ہمیں

اس سرکلر کا علم

اس طرح ہوا۔ کہ ایک ڈپٹی کمشنر نے ہمارے ایک دوست کو جو اس کا بھی دوست تھا اس کی اطلاع دیدی۔ کہ ایسی چِٹھی آئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اب خراب ہو گئی ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔ مگر جب ہم نے گورنمنٹ سے اس بارہ میں دریافت کیا۔ تو اس نے انکار کر دیا۔ کہ ایسا کوئی سرکلر نہیں گیا۔ مگر خدا تعالیٰ جب پکڑتا ہے۔ تو ایسا پکڑتا ہے۔ کہ کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس نے ہمارے لئے یہ سامان کر دیا۔ کہ راولپنڈی کے ایک تھانہ کی پولیس کا ایک ہیڈ کانسٹیبل ایک احمدیہ جماعت کے ہاں گیا۔ اور کہا۔ کہ جن لوگوں نے قادیان جانا ہے (یہ جلسہ کا موقعہ تھا) وہ اپنے نام لکھوائیں۔ حکومت کی طرف سے یہ ہدایت آئی ہے۔ کہ جو لوگ قادیان جانا چاہیں۔ ان کی نگرانی کی جائے۔ (گویا جس طرح

"الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے۔ اور اس کی بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد احباب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا جو دوست روزنامہ الفضل نہیں خرید سکتے وہ فوراً اپنے نام خطبہ نمبر جاری فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہڑوں اور سانسیوں کی نگرانی

کی جاتی ہے۔ اس طرح قادیان آنے جانے والے احمدیوں کی نگرانی کا فیصلہ کیا گیا تھا) اس جماعت نے مجھے اس کی اطلاع دی۔ اور ہم نے حکومت کو لکھا کہ اب بتاؤ اس کا کیا جواب ہے۔ مگر اس کا کوئی جواب اس کے پاس نہ تھا وہ صرف یہ کہتے رہے کہ ہم نے کوئی ایسا آرڈر نہیں دیا۔ اور آخر یہی کہا کہ آپ اس معاملہ پر زیادہ زور نہ دیں۔ اور

بات ختم کر دیں

ہم نے اس بارہ میں ضلع میں بھی تحقیق کی اور معلوم ہوا کہ اس تھانہ میں خفیہ آرڈر آیا تھا۔ تھانیدار اتفاق سے چھٹی پر تھا اور حوالدار انچارج تھا۔ وہ شراب کا عادی تھا۔ اور نشہ کی حالت میں تھا۔ ہدائت پر کانفیڈنشل لکھا ہوا تھا لیکن اس نے نشہ کی حالت میں اس کا خیال نہ کیا۔ اور جھٹ پروانہ لے کر وہاں جا پہونچا۔ آخر جب ہم نے بار بار اس کا جواب مانگا۔ تو چیف سیکرٹری نے کہا کہ بس اب اس بات کو چھوڑ دیں۔ زیادہ تنگ نہ کریں۔ اور اب اس سوال کا جواب نہ مانگیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری ایسی مدد فرمائی۔ کہ بار بار حکومت کو اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی۔ خود گورنران کونسل کی چٹھی میرے پاس محفوظ ہے۔ اور اگر یہ جلسہ ہوا تو شائد مجھے اسے شائع کرنا پڑے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح بعض ذمہ وار افسروں نے اس موقعہ پر

صریح جھوٹ سے کام لیا

تھا کہ ایک چٹھی میں تو لکھا ہے۔ کہ آپ کی فلاں چٹھی کی وجہ سے یہ کارروائی کی گئی تھی۔ اور دس دن کے بعد ایک اور چٹھی آئی کہ اگر آپ کی فلاں چٹھی کا ہمیں پتہ ہوتا تو ایسا نہ کیا جاتا۔ تو یہ واقعات ایسے ہیں جن سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں گورنمنٹ کو دھوکا دیا گیا۔ اور اسے بھی اس دھوکہ کی وجہ سے اپنے افسروں پر اعتبار کرکے بعض ایسی باتیں کہنی پڑیں جو غلط تھیں اور جن کی وجہ سے بعد میں اسے ندامت اٹھانی پڑی۔ انہی دنوں میں

پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس

چھٹی پر ولائت گئے ہوئے تھے۔ میں نے درد صاحب کو لکھا کہ آپ ان سے ملیں اور پوچھیں کہ یہ کیا باتیں آپ لوگ کر رہے ہیں۔ قادیان کا جلسہ اور اس موقعہ پر امام جماعت احمدیہ کو نوٹس آخر کس عقلمندی کا نتیجہ تھا۔ درد صاحب ان سے ملے تو انہوں نے بتایا کہ اصل میں ہمیں دھوکا دیا گیا تھا۔ پہلے ڈپٹی کمشنر نے چیف سیکرٹری کو فون کیا۔ کہ احمدی لوگوں کو باہر سے بلوا رہے ہیں۔ اور ضرور فساد ہو جائے گا۔ اس پر گورنمنٹ نے سی۔ آئی۔ ڈی سے دریافت کیا۔ اس کے پاس آپ کی وہ چٹھی پہونچ چکی تھی۔ جس میں لکھا تھا کہ لوگوں کو باہر سے بلانے والی چٹھی منسوخ کر دی گئی ہے۔ آئی جی نے درد صاحب سے بیان کیا۔ کہ سی۔ آئی ڈی والوں نے وہ چٹھی مسل کے ساتھ شامل کر دی مگر جو افسر وہ مسل دینے کے لئے آیا۔ وہ زبانی یہ کہہ گیا۔ کہ احمدیوں نے آدمی بلوانے والی

چٹھی کو منسوخ کرنے سے انکار

کر دیا۔ حکومت نے اس مسل کو دیکھے بغیر اس افسر کی زبان پر اعتبار کر کے نوٹس جاری کر دیا۔ بعد میں جب آپ نے احتجاج کیا اور اس چٹھی کو دیکھا گیا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ پہلی چٹھی منسوخ کر دی گئی ہے۔ اس زمانہ میں بعض افسروں نے

ہمیں بھی اور حکومت کو بھی دھوکا

دینا چاہا۔ ہمارے تو وہ مخالف تھے اس لئے دینا ہی تھا۔ اور ہم ان کے دھوکہ میں آئے بھی نہیں۔ لیکن مشکل گورنمنٹ کے لئے تھی۔ ایک طرف تو وہ ان دھوکہ دینے والے افسروں کی حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ اور دوسری طرف ان کے جھوٹوں کی وجہ سے اسے ندامت اٹھانی پڑتی تھی۔ اور وہ ایسی مصیبت میں مبتلا تھی۔ کہ کوئی جواب نہ بن پڑتا تھا۔ اور

اب اگر جلسہ ہو

تو معلوم نہیں حکومت اب کیا جواب دے سکے گی۔ اس وقت کے لئے تو یہ جواب تھا۔ کہ ایسے افسر تھے۔ جو غلط رپورٹیں کرتے تھے۔ اور اس لئے اس نے کہہ دیا کہ ہمیں دھوکا دیا گیا مگر اس دفعہ اگر جلسہ ہو۔ تو ہم کیا سمجھیں گے، جب ایک دفعہ اس جلسہ کا تجربہ ہو چکا۔ اور اس کے فسادات ظاہر ہو چکے۔

نتائج کا علم

ہو چکا۔ اور گورنمنٹ کو اپنی غلطی کو تسلیم بھی کرنا پڑا۔ اور سب سے بڑے افسر نے خود یہ وعدہ کیا کہ آئندہ یہاں اس قسم کا جلسہ نہیں ہوگا۔ تو اگر اب یہ ہو تو لازماً اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ اب حکومت دیدہ دانستہ اس رستے پر چل رہی ہے۔ جس پر چار سال قبل اس نے غلطی سے قدم مارا تھا۔ اس وقت کی غلطی کو تو

ماتحت افسروں کی دھوکہ دہی

کی طرف منسوب کر دیا گیا تھا۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس نے دیدہ دانستہ ایسا کیا۔ لیکن اگر اب ہو تو اس کے صاف معنی یہ ہوں گے کہ وہ دیدہ دانستہ فساد چاہتی ہے مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ آیا یہ جلسہ ہونے دیگی یا نہیں (اس خطبہ کے بعد اطلاع مل چکی ہے کہ حکومت نے اس جلسہ کو روک دیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہمارے آدمیوں سے بعض مقامی افسروں نے کہا تھا وہ ان کا ذاتی خیال تھا حکومت کا خیال نہ تھا بہر حال حکومت نے ایک منصفانہ اقدام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ

ہمارے شکریہ کی مستحق

ہے) لیکن میں حیرت میں ہوں کہ جیسا کہ میں نے سنا ہے بعض مقامی حکام نے کہا ہے کہ اسے روکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر یہ جلسہ ہو تو گورنمنٹ کیا جواب دیگی ہم کو اور دوسرے شرفاء کو۔

تیسرا نقطۂ نگاہ اس کے متعلق ہماری جماعت کے لحاظ سے ہے۔ اگر تو یہ تبلیغی جلسہ ہے تو

ہمارے لئے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں

اگر کوئی تبلیغ کے لئے آتا ہے تو بیشک آئے وہ ہمیں تبلیغ کرے ہم اسے کریں گے۔ اور اگر وہ تبلیغ کی حد تک محدود رہیں۔ تو یقیناً ان کا آنا آخر کار ہمارے لئے مفید ہوگا۔ ہمارے پاس سچائیاں ہیں اور موٹی سے موٹی دلیلیں ایسی ہیں جن سے ان کے اعتراضات ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ثبوت اور براہین عطا کئے ہیں

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس اناکلی لاہور نزد دھنی رام چوک ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کیلئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایسے نشانات آپ کی تائید کے ظاہر فرمائے ہیں۔ کہ ہم یہ خیال بھی نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی دشمن ہمارے خیالات کو مشتبہ یا مشوش کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان تقریروں سے مشوش ہو سکتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو سمجھا ہی نہیں پس ان تقریروں سے کسی احمدی کو گھبرانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور ان کی تردید نہایت معمولی دلائل سے ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص دن کو کہدے۔ کہ رات ہے۔ تو ہر شخص آسمان کو دیکھیگا۔ اور کہدے گا۔ کہ یہ غلط کہتا ہے۔ ہے تو یہ

ایک لغو سا لطیفہ

مگر نقشہ اس میں اچھا کھینچا گیا ہے کہتے ہیں۔ کسی کو گانجا کھانے یا پینے کی عادت تھی۔ مجھے پتہ نہیں اسے کھاتے ہیں یا پیتے ہیں۔ ایک دن موسم اچھا تھا۔ اور وہ اپنے دل میں سرور اور لذت محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس دوکاندار کے پاس گیا۔ جس سے گانجا لیا کرتا تھا۔ اور اسے کہا۔ کہ دیکھو میں دس بارہ سال سے تمہارا خریدار ہوں۔ اور تم جانتے ہو۔ تم گانجا اچھا دو یا برا۔ میں نے کبھی شکایت نہیں کی۔ لیکن آج میں تم سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ ایسا اچھا گانجا دو۔ کہ جس سے بہت ہی نشہ ہو۔ آج میرا دل سرور چاہتا ہے۔ دوکاندار نے گانجا دیا۔ جسے اس نے استعمال کیا۔ اس کے بعد وہ حمام میں گیا۔ اور وہاں غسل کیا۔ اور اسے بہت غصہ آیا۔ کہ مجھے دوکاندار نے میری تاکید کے باوجود ایسا گانجا دیا کہ جس سے کوئی نشہ نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ دوکاندار کے پاس گیا۔ اور کہا۔ کہ میں نے تمہیں پرانا خریدار ہونے کا واسطہ دے کر سوال کیا تھا۔ اور اتنی تاکید کی تھی۔ مگر پھر بھی تم نے ایسا گانجا دیا۔ کہ جس سے کوئی نشہ نہیں ہوا۔ دوکاندار نے جواب دیا۔ کہ میری زبان کا تو تمہیں اعتبار نہیں ہوگا۔ اس لئے میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ ذرا سر جھکا کر اپنے جسم کو دیکھو۔ نشہ ہوا ہے۔ یا نہیں۔ اس نے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نشہ کی حالت میں وہ حمام سے ننگا ہی نکل آیا ہے۔ اور جب اس نے نگاہ ڈالی۔ تو شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا۔ تو سچائی پر کون پردہ ڈال سکتا ہے۔ کوئی ہزار باتیں بنائے۔ صداقت کو نہیں چھپا سکتا۔

اسی سفر سندھ میں ایک دن کسی بات پر مجھے

سخت تکلیف اور رنج

تھا۔ اور سارا دن میری طبیعت پر اس کا اثر رہا۔ شدید گھبراہٹ تھی۔ رات کو میں نے بہت دعا کی اور جب سویا۔ تو

ایک رؤیا

دیکھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ جیسے میں کسی غیر ملک میں ہوں۔ اور وہاں سے دوسرے ملک کو واپسی کا سفر اختیار کرنے والا ہوں۔ میرے ساتھ خاندان کی بعض مستورات بھی ہیں۔ اور بعض مرد بھی۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ میں انگلستان میں ہوں۔ اور فرانس سے ہو کر مشرق کی طرف آرہا ہوں۔ ہم ریل پر سوار ہونے کے لئے پیدل جا رہے ہیں۔ ریل کے سفر کے بعد جہاز پر چڑھنے کا خیال ہے۔ چلتے ہوئے ہم ایک خوبصورت چوک میں پہونچے۔ جہاں ایک عالیشان مکان ہے۔ اور اس کا مالک کوئی انگریز ہے۔ مجھے کسی نے آکر کہا کہ اس کا مالک اور اس کی بیوی آپ سے چند منٹ بات کرنا چاہتے ہیں اگر آپ تھوڑی سی تکلیف فرما کر وہاں چلیں۔ تو بہت اچھا ہو۔ میں نے اس سے ملنا منظور کر لیا۔ اور میں بھی اور میرے ساتھ کی مستورات بھی اس مکان میں گئیں۔ عورتیں جا کر اس کی بیوی کے پاس بیٹھ گئیں۔ اور باتیں کرنے لگیں۔ اور میں اس آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ مختلف علمی باتیں ہوتی رہیں۔ گفتگو کوئی مذہبی نہیں تھی بلکہ علمی تھی۔ مثلاً یہ کہ مستشرقین یعنی عربی دان انگریز کون کون سے ہیں۔ نیز بعض تمدنی تحقیقاتوں کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ باتوں میں اس نے

عبد المحی عرب کا ذکر

کیا۔ اور کہا۔ کہ اس نے فلاں انگریز کو عربی پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ میں عبد المحی کو جانتا ہوں۔ وہ بوجہ عرب ہونے کے خراب شدہ عربی بول لیتے ہیں۔ مگر عربی کے کوئی عالم نہیں ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ خیر کتاب پڑھانا کیا مشکل ہوتا ہے۔ لغت کی کتابیں دیکھ کر پڑھایا جا سکتا ہے۔ جب وہاں سے چلنے لگے ہیں۔ تو میں اپنے دل میں ڈرا ہوں کہ اس کی بیوی اب مجھ سے مصافحہ کریگی اور میں اسے کہتا ہوں۔ کہ آپ برا نہ منائیں۔ ہمارا مذہبی حکم ہے کہ

عورتوں سے مصافحہ جائز نہیں

یہ سنکر اس کے چہرہ پر تو تغیر پیدا ہوا۔ مگر اس نے جواب دیا۔ کہ اگر آپ کے مذہب کا یہ حکم ہے۔ تو پھر برا منانے کی کیا بات ہے۔ اور پھر اس خیال سے کہ مجھے یہ خیال نہ ہو کہ اس نے برا منایا ہے۔ اس نے ہنسکر کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اس سفر کو کامیاب کرے۔ میں وہاں سے چلا۔ اور مستورات کے ساتھ نیچے آیا ہوں۔ تو بعض دوست نیچے کھڑے ہیں۔ جن میں

میر محمد اسمٰعیل صاحب اور درد صاحب

بھی ہیں۔ میں ان سے بات چیت کرتا اور کہتا ہوں۔ کہ اب ہمیں چلنا چاہیئے مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ شاید آپ کو خیال نہیں رہا۔ کہ بڑی دیر ہو گئی ہے۔ رات کے دس بج چکے ہیں اور اب تو گاڑی جا چکی ہوگی۔ پھر وہ مجھے پوچھتے ہیں۔ کہ آپ نے کھانا کھا لیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ نہیں ابھی کھانا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اہل خانہ نے بعض مہمانوں کو دو چار مرتبہ پیغام بھیجا تھا۔ کہ آ جاؤ۔ تا کھانا کھا سکیں۔ اس لئے ہمارا خیال تھا۔ کہ آپ بھی کھا چکے ہیں۔ میں نے کہا۔ ممکن ہے۔ اس کا خیال ہو کہ وہ آ جائیں۔ تو کھا لیں۔ مگر نہ وہ مہمان آئے۔ اور نہ کھانا کھلایا گیا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اب کیا کیا جائے اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہوائی جہاز میں جا کر جہاز کو پکڑ سکتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اس میں خرچ بہت زیادہ ہوگا۔ کل کیوں نہ چلے جائیں اس وقت خواب میں میں محسوس کرتا ہوں کہ گویا ہم مصر میں ہیں۔ اور حج کے لئے جا رہے ہیں۔ میری یہ بات سنکر غالباً درد صاحب نے کہا۔ کہ ہمارا بھی یہی خیال تھا۔ کہ کل چلے جائیں۔ تو اچھا رہے گا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ ہمیں ایک دن مل گیا ہے کیوں نہ قاہرہ مستورات کو دکھا لیں گویا اس وقت ہم کسی ساحل بحر کے شہر میں ہیں۔ انہوں نے میری اس رائے کی تصدیق کی ہے۔ مگر معاً مجھے خیال آیا۔ کہ قاہرہ تو میں نے دیکھا ہوا ہے (اور واقعی دیکھا ہوا ہے) سکندریہ نہیں دیکھا۔ وہاں چلے چلیں۔ مستورات نے تو نہ قاہرہ دیکھا ہے۔ اور نہ سکندریہ اس لئے ان کے واسطے تو برابر ہے۔ خواہ کہیں چلے جائیں۔ بہرحال اس وقت میں وہ ایک ہی شہر دیکھ سکتی ہیں۔ مگر مجھے

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب۔
ملنے کا پتہ:۔ ملک بشیر احمد تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکندریہ دیکھنے کا موقعہ

مل جائے گا۔ اس پر مولوی ابوالعطاء صاحب جو اس وقت سامنے بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں کہتے ہیں کہ مجھے بھی یہی خیال آرہا تھا کہ آپ سے کہوں کہ آپ سکندریہ ہو آئیں۔ اتنے میں ذوالفقار علی خان صاحب نظر آئے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہاں کے تجار کے بعض لیڈر جو گویا ان کی مجلس اعلیٰ کے ممبر ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ایک دو منٹ ہی لینگے میں کہتا ہوں کہ وقت بہت ہو گیا ہے ابھی ہم نے کھانا بھی نہیں کھایا۔ اور صبح روانہ ہونا ہے۔ مگر خیر آپ ان کو لے آئیں۔ چنانچہ وہ آئے اور ایک

نیم دائرہ کی صورت میں

کھڑے ہو گئے۔ ان میں بعض ترکی لباس میں ہیں اور بعض عربی میں۔ میں ان سے مصافحہ کرتا ہوں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ باتیں کرنی ہیں جہاں ہم ہیں وہاں سنگ مرمر کا اچھا فرش ہے۔ اس پر کپڑے بچھا دیئے گئے اور ہم اس پر بیٹھ گئے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ ہمیں ہندوستان میں عربی میں گفتگو کرنے کی مشق نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر میں آہستہ آہستہ بات کروں تو آپ گھبرائیں نہیں آپ کا جواب بہرحال آ جائے گا۔ اس پر ان میں سے ایک نے نہائت خطرناک بگڑی ہوئی گنواری عربی زبان میں کوئی بات کی۔ میں نے اسے کہا کہ ہم تو قرآن کریم کی زبان ہی جانتے ہیں آپ لوگوں کی بگڑی ہوئی زبان نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم میں سے بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی عربی عربی ہی نہیں۔ اس پر ایک شخص ان میں سے کہتا ہے کہ ہاں ہماری زبان بہت خراب ہو گئی ہے اور قرآنی زبان سے بہت دور جا چکی ہے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک شخص جس نے ترکی لباس پہنا ہوا ہے مجھے کہتا ہے کہ کیا میں انگریزی میں گفتگو کروں۔ اس کے بعد کوئی وجہ تو مجھے معلوم نہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس جگہ کو چھوڑ کر تھوڑے فاصلہ پر ہی دوسری جگہ پر جا بیٹھے ہیں۔ اس جگہ کی تبدیلی کی کوئی وجہ مجھے معلوم نہیں۔ شائد اندھیرا تھا اور ہم روشنی میں آنا چاہتے تھے۔ خیر اس جگہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی پر اعتراض کرنے شروع کئے۔ اور نتیجہ یہ نکالا۔ کہ یہ شخص مامور کس طرح ہو سکتا ہے اس وقت مجھے یہ احساس ہے کہ ان میں سے ایک شخص

احمدیت سے متاثر

ہو چکا ہے۔ اور یہ لوگ اس لئے نہیں آئے کہ خود تحقیق کریں بلکہ ان کی غرض یہ ہے کہ اسے خراب کریں اور ان میں سے ایک ہنس کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب لجۃ النور یا شائد کسی اور کتاب کا نام لیتا اور کہتا ہے کہ وہ کتاب ہو تو ہم اس میں سے حوالہ پڑھ کر بھی سنا سکتے ہیں۔ ان کے سوال کے جواب میں میں نے عربی زبان میں جواب دینا شروع کیا۔ اور اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایک اہل زبان قادر ہوتا ہے میں

بے تکلفی سے عربی زبان میں باتیں

کر رہا ہوں۔ اور کوئی حجاب معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے ان سے کہا کہ اعتراض تو ہر بڑی سے بڑی سچائی پر بھی ہو سکتا ہے کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جس پر لوگوں نے اعتراض نہ کئے ہوں۔ اور یہ سوال بے شک آپ کے نزدیک وقیع ہوں۔ مگر میں تو اس وقت چند منٹ سے زیادہ آپ لوگوں کو نہیں دے سکتا۔ ہم نے ابھی کھانا بھی نہیں کھایا اور پھر صبح سکندریہ جانا ہے اور وہاں سے واپس آکر حج کے لئے روانہ ہونا ہے۔ اگر دو چار منٹ میں میں آپ کے سوالات کا جواب دوں تو اول تو آپ کی تسلی نہیں ہو سکے گی اور اگر ہو بھی جائے تو آپ کہیں گے ابھی فلاں سوال رہ گیا۔ اور اگر میں ان کا جواب نہ دوں گا۔ تو آپ کہیں گے آتا نہیں تھا۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان پر اور اعتراض پڑتے ہوں۔ پھر ان کا جواب دینا ضروری ہو گا۔ اور اتنا وقت میرے پاس نہیں۔ اس کا حل میں ایک آسان ترکیب سے کر دیتا ہوں

ہر صداقت کے متعلق کچھ گر

ہوتے ہیں جن سے اس کو پرکھا جا سکتا ہے۔ پس قرآن کریم نے جو گر بیان کئے ہیں۔ اگر تو ان کے رو سے یہ ثابت ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ سچا ہے تو پھر اعتراضات کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ ہمارے خیال کی غلطی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم غلط نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ان گروں کے رو سے آپ سچے ثابت نہ ہوں تو خواہ ایک بھی اعتراض آپ پر نہ پڑے آپ جھوٹے ہونگے پھر میں ان سے کہتا ہوں کہ میں آپ لوگوں کو

قرآن کریم کا ایک گر

بتاتا ہوں جو سورۂ فاتحہ میں بیان ہے۔ اور یہ بیان کرنے سے پہلے میں نے جو فقرے کہے وہ مجھے ابھی تک یاد ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ گر ایسی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ جو قرآن کریم کی ابتدا میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ایک ہے اور جسے نماز کی ہر رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ اور وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اس کے بعد میں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے تین گروہ بیان کئے ہیں انعمت علیھم۔ المغضوب اور الضالین اور بتایا ہے کہ دنیا میں یا تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے انعام نازل ہوئے یا جن پر اس کا غضب بھڑکا۔ اور یا ضال جنہوں نے خدا تعالیٰ کے راستہ کو چھوڑ دیا۔ اور بندوں کو خدا کی جگہ دے دی۔

غرض یہ

تین گروہ

ہی قرآن کریم نے بیان کئے ہیں منعم علیہ۔ مغضوب اور ضال۔ اگر تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعم علیہ گروہ میں شامل ہیں۔ تو خواہ ان پر کتنے اعتراض ہوں آپ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اور اگر مغضوب یا ضال میں سے ہیں۔ تو پھر خواہ ایک بھی اعتراض نہ ہو آپ سچے نہیں ہو سکتے یہ ایک

چھوٹا سا نکتہ

ہے جس کے ماتحت ہم دیکھ لیتے ہیں کہ آپ کس گروہ میں ہیں۔ میں جس وقت یہ تقریر کر رہا ہوں تو میں نے دیکھا کہ مصریوں میں سے ایک شخص اس طرح سر ہلا رہا ہے۔ کہ گویا اس سے متاثر ہے۔ اس پر اس کے ساتھی ڈر رہے ہیں اور انہوں نے خیال کیا کہ پہلے جو شخص متاثر تھا۔ ہم تو اسے بگاڑنے کے لئے آئے تھے۔ مگر اب تو یہ ڈر ہے کہ اسے بگاڑنے کے بجائے اور بھی متاثر نہ ہو جائیں۔ اس لئے جو اشد مخالف ہیں وہ ہنس کر کہتے ہیں۔ کہ ابھی ان باتوں سے کیا ہوتا ہے آپ

اصل سوال کا جواب

دیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سوالات تو ہزاروں ہیں اگر میں آپ کے اس سوال کا جواب دوں تو اول تو اتنے تنگ وقت میں آپ کی تسلی ممکن نہیں۔ اور اگر ہو بھی جائے تو

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنبن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی سوال رہ جائیں گے اور آپ کو ہدایت کا موقعہ نہیں مل سکے گا۔ اگر آپ کو اپنی ہدایت مقصود ہے۔ تو آپ یہ طریق کیوں اختیار نہیں کرتے۔ یہ کہہ کر میں اس شخص کی طرف دیکھتا ہوں۔ جس کے متعلق مجھے خیال ہے کہ اس کے دل میں ہدایت ہے۔ اور جسے بگاڑنے کیلئے وہ لوگ گفتگو کرنے آئے ہیں۔ اور اس کے چہرہ کو دیکھ کر اندازہ کرتا ہوں۔ کہ یہ شخص بھی کہیں یہ نتیجہ تو نہیں نکال رہا۔ کہ میں بات ٹال رہا ہوں لیکن میں نے دیکھا کہ اس کے چہرہ پر

یقین اور سرور کے آثار

ہیں۔ جب اس کی نظر میری نظر سے ملی۔ تو اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ کہ اچھا آپ سورہ فاتحہ پڑھ کر دعا کریں۔ اور میں دعا شروع کرتا ہوں۔ وہ لوگ بھی میرے ساتھ دعا میں شریک ہوتے ہیں۔ مگر کچھ دیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے جب دعا ختم کی۔ تو وہ شخص میرے سامنے آیا۔ اور اپنا سر زمین پر اس طرح رکھ کر کہ ایک کلہ نیچے اور دوسرا اوپر کی طرف ہے۔ زمین پر لیٹ گیا۔ وہ رو رہا ہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر پھیرتا ہے گویا برکت حاصل کر رہا ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

مجھے یاد نہیں کہ

سورہ فاتحہ کا یہ مضمون

میں نے پہلے کبھی بیان کیا ہو۔ یہ ایک قرآنی نکتہ ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے بنا لیا ہے۔ ایسی موٹی دلیل ہے کہ کوئی شخص سچائی سے گریز نہیں کر سکتا تین ہی گروہ اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ کوئی مغضوب اور ضال اور منعم علیہ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی آیت قرآن کریم کی ایسی نہیں۔ جو ثابت کرے۔ کہ خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھنے اور افترا کرنے والا مغضوب اور ضال نہیں ہوتا اور اس پر خدا تعالےٰ خوش ہو سکتا ہے۔ یہ ایسا زبردست نکتہ ہے۔ کہ کہیں پیش کرو اس کا کوئی جواب کسی سے نہیں بن پڑے گا۔ اس کے علاوہ سینکڑوں ایسے نکتے ہیں۔ کہ جن کو سامنے رکھ کر اگر حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہا جائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی۔ اور قرآن کریم کو بھی جھوٹا کہنا پڑتا ہے۔ اور سینکڑوں ایسے نکتے ہیں۔ کہ جن کو سامنے رکھ کر اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور قرآن کریم کو سچا تسلیم کیا جائے تو مجبوراً

حضرت میرزا صاحب کو سچا ماننا پڑتا ہے

پس ایسے جلسوں سے ہمیں کیا گھبراہٹ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایسے دلائل دئیے ہیں۔ اور ہمارے ہاتھ میں ایسا زندہ قرآن دیا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں کوئی شبہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر ان سب باتوں کے علاوہ تازہ

الہام اور رویا و کشوف

ہیں۔ جن کی جماعت میں اتنی کثرت ہے کہ کوئی شخص انکار کر ہی نہیں سکتا۔ اور ان باتوں کی موجودگی میں احرار کا جلسہ ہمارے لئے کسی گھبراہٹ کا موجب نہیں ہو سکتا۔ باقی رہ گیا سوال رعب کا۔ تو یاد رکھو کہ تم زندہ خدا کی جماعت ہو۔ بے شک تم میں کمزوری بھی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو جھوٹ بول لیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو میں نے سنا ہے کو پولیس کے ایجنٹ ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو چوریاں بھی کر لیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ جماعت کا حصہ نہیں ہیں۔ ان کا احمدی کہلانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بھیڑیا بھیڑ کی کھال پہن لے۔ ایسے خبیث الطبع لوگ احمدیت سے دور ہیں۔ احمدی وہی ہیں جو سچائی پر قائم ہیں۔ جو اپنے اخلاص تقوےٰ اور رضاء الٰہی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ایسی

پاکبازوں کی جماعت

کو دنیا میں کوئی ڈرا نہیں سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں موجود تھے کہ دشمن سر پہ پہونچ گیا۔ اور کھوج لگانے والے نے کہا۔ کہ یا تو آپ اس غار میں ہیں۔ اور یا آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اس سے آگے نہیں گئے۔ حضرت ابوبکرؓ اس موقعہ پر گھبراتے ہیں۔ مگر آپؐ فرماتے ہیں لاتحزن ان اللہ معنا ابوبکر ڈرو نہیں اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس ان بزدلوں۔ بدگہروں اور شریر النفسوں کو چھوڑ کر جو

احمدیت کی ہتک کرنیوالے

اور اپنے گندے نمونہ سے اسے بدنام کرنے والے ہیں۔ مخلصین سے میں کہتا ہوں۔ کہ ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ احراری اور گورنمنٹ کے وہ عہدہ دار جن کے دلوں میں ہمارا بغض ہے۔ بلکہ اگر کسی وقت دنیا کی ساری گورنمنٹیں بھی اکٹھی ہو کر آئیں۔ تو احمدیت کا بال بیکا نہیں کر سکیں وہ طاقتیں اور حکومتیں خود تباہ ہو جائیں گی۔ مگر احمدیت

کامیاب اور مظفر و منصور

ہو کر رہے گی۔

اس کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے ساتھ ہی فرمایا کہ سب دوست اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھے رہیں حضور پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کے اختتام کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ خواب میں جو دلیل بیان کرنے لگا تھا اور جس کے بیان کرنے سے خواب والے معترضین نے مجھے روک دیا تھا۔ وہ میں اب اختصار کے ساتھ بیان کر دوں۔

وہ دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سورۃ فاتحہ بہت دفعہ سکھائی۔ تو متواتر سکھانے پر ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ مغضوب کون ہیں۔ اور ضال کون۔ آپ نے فرمایا کہ۔

مغضوب سے مراد یہودی اور ضال سے مراد نصاریٰ

ہیں۔ اب دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تشریح فرما دی یہودیت اپنی ذات میں کوئی بری چیز نہیں۔ یہودی حضرت موسےٰؑ کی قوم ہیں اور آپ کے لائے ہوئے مذہب پر چلنے والے۔ وہ مغضوب ان خرابیوں کی وجہ سے قرار پائے جو بعد میں ان میں پیدا ہوئیں۔ اور ان خرابیوں میں سے سب سے بڑی جو قرآن کریم نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اور ضال کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا بنا دیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح کے مطابق یہ گروہ کون بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو کام تو بہت نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ

امرت دہارا کی مدد سے قابو کرو!

”بولو! امرت دھارا کی جے“ اور اپنے دشمن یعنی روزمرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دہارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بیضرر اور بے خطا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کیلئے یہ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ یہ ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہے

امرت دہارا فارمیسی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان کی طرف جو ایسے معجزے منسوب کئے جاتے ہیں۔ جو الوہیت کی شان رکھتے ہیں وہ غلط ہیں۔ اور یہ دونو کام آپ کو زمرہ مغضوب وضال سے باہر ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ مغضوب تو وہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کا انکار کیا اور آپ تو خود مسیح ہونیکا دعویٰ کیا۔ اور سب سے پہلے اس دعویٰ پر ایمان لائے۔ اور ضال وہ ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ کی طرف خدائی صفات منسوب کرتے ہیں اور آپ نے حضرت عیسیٰ کی خدائی کی گویا ٹانگ توڑ دی ہے۔ کیپٹن ڈگس (جو اب کرنیل ہیں) جب اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہو کر آئے۔ تو چونکہ وہ متعصب عیسائی تھے۔ انہوں نے یہاں آتے ہی کہا کہ یہ شخص ہمارے خدا کو مارتا ہے اسے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ گو بعد میں اللہ تعالےٰ نے ان کو ہدایت دی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ایک مقدمہ میں جو ایک پادری کی طرف سے تھا۔ اعلیٰ انصاف سے کام لیا اور اب تک اس نشان کا خود ذکر دوسروں سے کرتے رہتے ہیں تو آپ نے

الوہیت مسیح پر ایسی کاری ضرب

لگائی ہے۔ کہ خود عیسائی بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسی سال کا ایک لطیفہ ہے کہ ہماری لاہور کی جماعت نے انگریزی میں ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں حضرت مسیح کی قبر کا فوٹو اور حالات درج تھے وہ ٹریکٹ ایک دوست انگریزوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ کہ ایک دس بارہ سال کی لڑکی آواز سنکر ٹریکٹ لینے کے لئے اپنے گھر سے باہر آگئی۔ اور ٹریکٹ لے کر جب اسے دیکھا۔ تو زور سے چھلانگ لگائی اور زور سے چلا کر کہا۔ ابا اماں ہمارا خدا مر گیا۔ یہ اس کی قبر ہے۔ تو جس شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے الوہیت مسیح کے عقیدہ کو باطل ثابت کر دیا ہے۔ وہ ضال کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور جو خود مدعی مسیحیت ہو۔ وہ

مغضوب علیہم میں سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ دونو کارنامے آپ کو قطعی طور پر

مغضوب اور ضال کے زمرہ سے باہر

نکالتے ہیں۔ اب تیسری بات انعمت علیہم کی رہ گئی سو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ آپ نے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ سے یہ الہام پایا۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا" ایک اکیلا شخص جو بالکل گمنام تھا۔ یہ دعویٰ کرتا ہے۔ اور آج اس کے نام کی برکت سے اس گاؤں کو جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ یہ ایک کور دیہہ تھا۔ اتنی ترقی ہوئی ہے۔ کہ آج یہاں جمعہ کی نماز میں اتنے لوگ ہیں۔ کہ بہت کم شہروں میں ہوتے ہونگے۔ ہندوستان میں ایک لاکھ سے زیادہ آبادی رکھنے والے شہر پچاس سے زیادہ ہیں۔ اور ہزاروں کی آبادی والے تو سینکڑوں ہیں۔ مگر ان شہروں میں سے سوائے تین چار ایسے شہروں کے جن کی آبادی دو تین لاکھ سے زیادہ ہے۔ کسی جگہ بھی اتنے آدمی جمعہ کے لئے ایک مسجد میں جمع نہیں ہوتے۔ جتنے قادیان میں ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ

سب کے سب باہر سے آئے ہوئے ہیں

الاماشاء اللہ۔ کوئی صوبہ سندھ کا ہے۔ کوئی بمبئی کا۔ اور کوئی سرحد کا۔ پھر پنجاب کے مختلف حصوں کے لوگ ہیں عرب۔ سماٹری جاوی۔ اور افریقی ہر قوم کے آدمی موجود ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں۔ کہ جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ سے فرمایا۔ کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

حان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی اب وقت آگیا ہے۔ کہ خدا تیری مدد کرے۔ اور تجھے لوگوں میں معروف کرے۔ اور آج

اس گاؤں کو اتنی اہمیت

حاصل ہے۔ کہ احراری سارے پنجاب کو چھوڑ کر یہاں جلسہ کے لئے آتے ہیں۔ اور جیسا کہ اخبار الفضل میں ان کے ایک مولوی کی تقریر چھپی تھی۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مکہ پر بھی حملہ ہو۔ تو بھی میں قادیان میں رہنا ذیادہ ضروری سمجھوں گا۔ گویا ایک اکیلا شخص جس نے دعویٰ کیا تھا۔ آج اتنا طاقتور ہو چکا ہے۔ کہ بعض مولوی کہلانے والے مکہ کو خطرہ میں چھوڑ دینا آسان سمجھتے ہیں۔ مگر بہ قول ان کے قادیان کے فتنہ کے مدنظر وہ اس حالت میں بھی قادیان کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے یہ

دشمن کی گھبراہٹ

ہی ثابت کر رہی ہے۔ کہ آپ کو کس قدر قوت حاصل ہو چکی ہے۔ یہاں احرار کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی کوشش ہی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہم انعمت علیہم ہیں اور دشمن مغضوب اور ضال کے زمرہ میں شامل ہے مغضوب حضرت مسیح کے منکر ہیں۔ اور یہ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں۔ یہ کوئی بات نہیں کہ جھوٹا سمجھ کر انکار کرتے ہیں۔ یہودی بھی تو حضرت مسیح علیہ السلام کو جھوٹا سمجھ کر ہی انکار کرتے ہیں۔ اور ضال حضرت عیسیٰ کی طرف خدائی صفات منسوب کرتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کی طرف خدائی صفات منسوب کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح پرندے پیدا کرتے تھے۔ اور غیب کی خبریں بتا دیتے تھے اور اب تک آسمان پر بغیر کھانے پینے کے زندہ ہیں اور مردہ زندہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ سب خدائی صفات ہیں۔ جو یہ آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ یہ حضرت عیسیٰ کو خدا کہتے نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے

جرمنی کا ایک بادشاہ

ولیم تھا۔ اس کا ایک سفید رنگ کا گھوڑا تھا۔ جس سے اسے بے حد محبت تھی وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ بادشاہ نے ڈاکٹروں اور درباریوں کو بلایا اور حکم دیا۔ کہ اس کا علاج کرو۔ اگر یہ مر گیا تو میں تم کو قتل کر دوں گا۔ انہوں نے بہت کوشش کی۔ لیکن آخر گھوڑا مر گیا۔ اب سب حیران تھے۔ کہ بادشاہ کو خبر کون دے اس نے کہا ہوا تھا۔ کہ جس نے مجھے اس کی موت کی خبر سب سے پہلے دی۔ اسے فوراً قتل کر دونگا۔ اور اگر نہ دی۔ تو سب کو مروا دوں گا۔ سب مشورہ کرنے لگے۔ کہ کس کو بھیجا جائے۔ اس کا ایک چہیتا نوکر تھا۔ سب نے اسے تجویز کیا اور اسے کہا کہ تم جاؤ۔ اور کسی ایسے انداز میں بات کرو۔ کہ جس سے سب کی جانیں بچ جائیں۔ وہ بہت زیرک آدمی تھا۔ جب بادشاہ کے سامنے پہنچا۔ تو اس نے پوچھا گھوڑے کا کیا حال ہے۔ نوکر نے جواب دیا کہ حضور بالکل آرام میں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا حالت ہے۔ اس نے کہا حضور آنکھیں بند ہیں۔ آرام سے لیٹا ہے حتیٰ کہ دُم تک بھی نہیں ہلاتا۔ کامل سکون کی حالت ہے نہ اس کا پیٹ ہلتا ہے اور نہ سینہ۔ بادشاہ نے یہ سن کر کہا۔ کہ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ وہ مر گیا۔ اس نے کہا۔ حضور یہ الفاظ میں نے نہیں کہے حضور ہی نے کہے ہیں۔ تو یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کرتے تھے۔ اندھوں کو آنکھیں بخشتے تھے مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ غیب کی باتیں جانتے تھے۔ انیس سو سال سے آسمان پر بغیر کھانے کے زندہ بیٹھے ہیں۔ مگر ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آپ خدا تھے۔ یہ تو عیسائی کہتے ہیں۔ گویا جس امر کو اپنے عقیدہ سے ثابت کر رہے ہیں۔ منہ سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ منہ کا انکار ان کو ضال ہونے سے نہیں بچا سکتا اور پھر ان کا عمل بتاتا ہے کہ وہ ایک مدعی مسیحیت کو جھوٹا قرار دے رہے ہیں جس کی وجہ سے اگر وہ سچا ہے تو یہ مغضوب قرار پاتے ہیں پھر ان کا قادیان پر اس قدر حملے کرتے رہنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

585

خلافت جوبلی فنڈ

کل رقم مقررہ تین لاکھ ۳۰۰۰۰۰/۰ - ابتک کے وعدے دو لاکھ اکتیس ہزار ۲۳۱۰۰۰/۰

اب تک کی وصولی ایک لاکھ ترپن ہزار ۱۵۳۰۰۰/۰

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانا جماعت احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے۔ جوبلی منانے کی تاریخ قریب آ رہی ہے۔ تمام احباب کو چاہئے۔ کہ اپنے فرض کو پہچانیں۔

ایسے احباب جنہوں نے تاحال اس فنڈ میں کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یا وعدہ کی رقم کو پورا نہیں کیا۔ فوراً کمی پوری کر کے شکر نعمت کا فرض ادا کریں۔

جو احباب اپنے وعدوں کو پورا کر چکے ہیں۔ وہ موثر طریق پر دوسرے احباب کو تحریک کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

ممالک غیر کے خریداران کو ضروری اطلاع

افریقہ۔ ماریشس۔ آسٹریلیا و دیگر ممالک غیر کے ان تمام خریدار احباب کی خدمت میں جو بقایا دار ہیں چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے اپنے چندہ کی رقوم ارسال فرمائیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان تمام اصحاب کو مکرر مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد چندہ ارسال کریں۔ بصورت دیگر ہم مجبور ہوں گے۔ کہ ان کے نام اخبار بند کر دیں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب وی۔پی۔ وصول فرمالیں

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔ ۱۲ جون کو احباب کی خدمت میں وی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اس تاریخ تک جن احباب نے رقم ارسال فرما دی تھی۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع دیدی تھی۔ ان کے نام وی۔پی ارسال نہیں کئے گئے۔ جن احباب کی خدمت میں وی پی پہنچیں۔ وہ براہ مہربانی ضرور وصول فرمالیں۔ خاکسار منیجر "الفضل"

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ امسال ۲۴-۲۵- جون ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل معززین جماعت کے تشریف لانے کی امید ہے۔ (۱) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ (۲) حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔ (۳) حضرت میر محمد اسحاق صاحب (۴) جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب (۵) چوہدری دل محمد صاحب مولوی فاضل (۶) مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد اسلامیہ۔ (۷) الحاج عبدالرحیم صاحب نیر۔ (۸) جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ بی۔اے۔ ایل ایل۔بی وکیل گجرات (۹) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور (۱۰) جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور

رہائش و خوراک کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ جلسہ کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا جائیگا جہاں بجلی کے پنکھوں کا انتظام ہوگا۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

بے کار درزی

ایک احمدی دوست جو کہ درزی کا کام جانتے ہیں۔ آج کل فارغ ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کے لئے کام مہیا فرما سکیں تو نظارت ہذا ممنون ہوگی۔

ناظر امور خارجہ

وعدہ پورا کرنے کیلئے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنیسے دریغ نہ کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حقیقی طور پر شامل ہونے والے وہی احباب ہیں جو ہر سال اپنے وعدے کو پورا کر دیں۔ خود حضور نے سال پنجم کی ساری رقم عنایت فرما دی ہے۔ حضور کا اسوہ حسنہ پیش کر کے گزارش ہے۔ کہ آپ بھی اپنے وعدہ کو سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ یا اس ماہ سے قسط وار ادا کرنا شروع کر دیں۔ اور حضور کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھیں۔

"جب وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

پس ہر وعدہ کرنے والا دوست پوری جدوجہد کرے کہ اس کا وعدہ اسی ماہ میں پورا ہو جائے۔

جن احباب نے تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ انکے نام پانچ سالہ فہرست میں اس ہفتہ سے شائع ہونے شروع ہو جائینگے جس کے ساتھ بعض نوٹ بھی شائع کئے جائینگے۔ پس وہ احباب جنہوں نے گذشتہ کسی سال کی رقم ادا کرنی ہے۔ وہ بھی جلد ادا کریں۔ تا ان کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار والی الٰہی فوج میں آ جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سفارشی چٹھی کو ضرور پڑھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حامل ہذا مستری نظام الدین صاحب ہماری جماعت کے ایک پرانے مخلص ہیں اور سامان ورزش کا کاروبار کرتے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے کاروباری مقابلہ کی وجہ سے مالی تنگی میں مبتلا ہیں۔ چونکہ ایسے حالات میں خدا کے پیدا کئے ہوئے اسباب سے کام لینا ضروری ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں اپنے احمدی دوستوں کی خدمت میں ان کی سفارش کر دوں جن کا مدارس وغیرہ سے تعلق ہے۔ تاکہ وہ سامان ورزش کی خرید میں امداد دے کر ایک تکلیف میں مبتلا بھائی کی امداد کا ثواب حاصل کریں۔ سو میں اس سفارش میں خوشی پاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس بارے میں توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔ میں مستری صاحب سے بھی توقع کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح اچھا مال سپلائی کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کریں گے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد از قادیان ۲۶/۴/۳۹

ہمارے ہاں ہر قسم کا سامان سپورٹس اعلےٰ اور ارزاں قیمت پر مل سکتا ہے۔ مثلاً فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ بیٹ۔ بیڈمنٹن۔ ہاکی و ٹینس ریکٹ وغیرہ وغیرہ چند اشیاء کی قیمت درج ہے۔ فٹ بال آ شیپ اول درجہ مع بلیڈر نمبر ۵ -/۸/۵ والی بال کروم لیدر مع بلیڈر اول درجہ -/۱۲/۳ ہاکی سٹک گلف کلا نمبر اول درجہ -/۱۲/۲

ملنے کا پتہ

نظام اینڈ کو سیالکوٹ سپورٹس ورکس گرین وڈ سٹریٹ شہر سیالکوٹ